بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
فون ۴۴۹
جلد ۷۲/۳۷ / ہفتہ ۲۹ محرم الحرام ۱۴۰۴ھ ۵ نبوت ۱۳۶۲ ہش ۵ نومبر ۱۹۸۳ء / نمبر ۲۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آسٹریلیا کے قدیم باشندے صرف اسلام کیلئے اپنے دل کھول سکتے ہیں

شدید احساس محرومی اور مایوسی کی شکار یہ قوم جماعت احمدیہ کی تبلیغ کی منتظر ہے

"ہماری قوم صرف آپ کی بات سنے گی"

قدیم باشندوں کے لیڈر کی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ سے گفتگو

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے ۲۶ ویں سالانہ اجتماع سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب

(قسط ۳ آخری)

ربوہ ۳۰ وفا / اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے ۲۶ ویں سالانہ اجتماع میں اختتامی خطاب ارشاد فرماتے ہوئے اپنے حالیہ دورۂ آسٹریلیا کے ذکر میں وہاں کے قدیم مقامی باشندوں کا بھی ذکر فرمایا۔

حضور نے فرمایا۔ دعائیں کریں اور اپنی قربانیوں کا معیار بڑھائیں۔ ابھی ایسی زمینیں موجود ہیں جن پر ہل نہیں چلایا گیا وہ کنواریوں کی طرح اپنے دولہا کی آمد کا انتظار کر رہی ہیں اور ابھی تک وہ کلیتہً اسلام سے نابلد ہیں یہ

(باقی صفحہ ۳ پر)

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

(مورخہ ۳ نومبر ۱۹۸۳ء)

الرجی کی تکلیف ہے ضعف بہت بڑھ گیا ہے

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے آمین

اخبار احمدیہ

● میری والدہ محترمہ کو شدید دل کا دورہ پڑا ہے۔ جسکی وجہ سے صاحب فراش ہیں طبیعت پہلے سے زیادہ خراب ہے۔ احباب جماعت مکمل صحت یابی کیلئے درخواست دعا ہے۔
(نذیر احمد فیض، بلال اسٹیٹس ربوہ)

● محترمہ صاحبزادی امۃ الشکور صاحبہ بیگم مرزا احمد بیگ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ۸۳ء ۱۰ کو یعنی عید کے دن دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "طٰہٰ" پسند فرمایا ہے نومولود محترم پیر معین الدین صاحب کا اور (حضرت مصلح موعود کی صاحبزادی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہمشیرہ) محترمہ صاحبزادی امۃ النصیر صاحبہ کا نواسہ ہے۔ احباب عزیز طٰہٰ بیگ اور اس کے بڑے بھائی عزیز محمد بیگ کے خادم دین بننے اور رضائے الٰہی میں گزرنے والی خوشیوں بھری لمبی عمریں پانے کی دعا کریں۔

● اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور اقدس اور احباب جماعت کی دعاؤں کے طفیل میں تین دن INTENSIVE CARE میں رہ کر دو دن سے ملٹری ہسپتال راولپنڈی کے جنرل وارڈ میں منتقل ہو چکا ہوں۔ فوری خطرہ تو ٹل چکا ہے لیکن مکمل علاج اور احتیاطی دیکھ بھال کے پیش نظر محترم کرنل نوری صاحب راولپنڈی میں ہی ایک ماہ اور رکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں

(باقی صفحہ ۵ پر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے

اعلان سال نو تحریک جدید پر مخلصین کا والہانہ لبیک

پہلے دن کے وعدہ جات بفضل خدا ۱۳,۵۰,۰۰۰ روپے سے بھی تجاوز کر گئے

۲۸ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے ۵۰ ویں سال کا اعلان خطبہ جمعہ کے ذریعہ فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا مفصل خطبہ انشاء اللہ الفضل کے ذریعہ ہدیہ قارئین ہوگا۔ اس نوٹ کے ذریعہ یہ ظاہر کرنا مطلوب ہے کہ حضور انور کی مقدس آواز پر مخلصین جماعت کی طرف سے والہانہ لبیک کہنے کا جو منظر دیکھا گیا وہ بہت خوش کن اور ایمان پرور تھا۔ مسابقت الی الخیرات کا جذبہ پہلے ہی دن وعدہ جات کو ۱۳,۸۶,۰۰۰ روپے تک پہنچا گیا۔ انفرادی اور جماعتی ہر دو معیاروں پر نمایاں اضافے پیش کئے گئے خود ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کو ایک بڑی خوبصورت تقسیم کے ساتھ مبلغ ۲۲,۱۰۰/ روپے تک بڑھا دیا۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

جماعتی سطح پر کراچی کی جماعت نے ۱,۵۰,۰۰۰ روپے کے اضافہ کے ساتھ وعدہ پیش کر کے اپنی جماعتی قربانی کو ۵,۰۰,۰۰۰ روپے تک پہنچایا ہے اور لاہور کی جماعت نے ۵۰,۰۰۰ روپے کا اضافہ پیش کر کے ۴,۰۰,۰۰۰ روپے کی پیشکش کی ہے جزاھم اللہ تعالیٰ۔ اس سلسلہ میں انشاء اللہ آئندہ کسی اشاعت میں جماعتی اور انفرادی قربانیوں کی فہرست قارئین کی خدمت میں بغرض دعا پیش کر دی جائے گی۔

جملہ جماعتوں سے درخواست ہے کہ جلد از جلد اپنی جماعت کے ہر فرد سے معیاری وعدہ لے کر اپنے مقدس امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کرنے کیلئے دفتر ہذا کو بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ضروری اعلان

ربوہ میں پلاٹس کی خرید و فروخت کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل ہدایات پر خریدار اور فروخت کنندہ پلاٹس کو عمل کرنا ضروری ہے۔

خرید کنندہ یہ لکھ کر دے کہ وہ کتنی دیر میں مکان بنائے گا اور تجارت کی اغراض کے لئے نہیں خرید رہا۔

● عبدالحمید سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ ●

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت ۵۰ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۹ محرم الحرام ۱۴۰۴ھ

۵ نبوت ۱۳۶۲ ہش

صحبتِ صادقین کی انقلاب انگیز تاثیر

انسان بظاہر ہڈیوں اور گوشت پوست سے بنا ہوا ایک وجود ہے لیکن اس کی نجات اس امر پر موقوف ہے کہ وہ اس مادی وجود کے علاوہ ایک باطنی وجود بھی خود اپنے لئے پیدا کرے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کی اسی دنیا میں دو پیدائشوں کا ذکر کر کے اس کے دو علیحدہ علیحدہ وجودوں کی طرف اشارہ کیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ انسان کی تخلیق کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۝ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ۝ (المومنون آیات ۱۳ تا ۱۶)

ترجمہ:۔ اور ہم نے انسان کو گیلی مٹی کے خلاصہ سے (یعنی مٹی کے غذائی جوہر سے) پیدا کیا۔ پھر اس کو ایک ٹھہرنے والی جگہ نطفہ کے طور پر رکھا۔ پھر نطفہ کو ترقی دے کر ایسی شکل دی کہ وہ چمٹنے والا وجود بن گیا۔ پھر اس چمٹنے والے وجود کو بوٹی بنا دیا۔ پھر اس بوٹی کو ہم نے ہڈیوں کی شکل میں تبدیل کر دیا اور پھر ہم نے ان ہڈیوں پر گوشت چڑھایا پھر اسے ایک دوسری صورت دیکر نئی پیدائش بخشی۔ پس بہت ہی برکت والا ہے خدا جو سب سے اچھا پیدا کرنے والا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی اسی دنیا میں دو پیدائشوں کا ذکر کیا ہے۔ ایک مادی جسم کی تخلیق اور تکمیل کا اور ایک نئی پیدائش کا۔ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ میں جس نئی پیدائش کا ذکر کیا گیا ہے وہ اسی دنیا میں انسان کو ملتی ہے۔ اس سے اگلے جہان میں دوبارہ اٹھایا جانا مراد نہیں ہے۔ اس لئے کہ وہ تو مرنے کے بعد وقوع میں آتا ہے اور اس کا اللہ تعالیٰ نے اگلی آیت میں علیحدہ ذکر کیا ہے جیسا کہ فرمایا:۔

ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ۝ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ۝ (المومنون آیات ۱۶، ۱۷)

ترجمہ: پھر یقیناً تم اس کے بعد (اپنا عرصہ زندگی گزار کر) ضرور مرنے والے ہو۔ پھر بے شک تم قیامت کے دن اٹھائے جاؤ گے۔

اسی دنیا میں مادی جسم کی تخلیق اور تکمیل کے بعد انسان کی جس دوسری پیدائش کا ذکر کیا گیا ہے اس سے مراد روحانی ترقی کا آئینہ دار انسان کا وہ باطنی وجود ہے جسے انسان خود اپنے مجاہدہ کے نتیجہ میں حاصل کرتا ہے یہ مجاہدہ خدا تعالیٰ کے کسی بندۂ اخص کی تربیتی صحبت میں رہ کے اور اس کی خداداد قوت قدسیہ سے فیض یاب ہوئے بغیر نتیجہ خیز نہیں ہوتا۔ انسان کو دوسرا وجود فی الاصل مامور من اللہ اور اس کے بعد اس کے خلفاء کی تربیتی صحبت میں رہنے اور ان کے انوار اپنے اندر جذب کر لینے سے ملتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو صادقوں کی صحبت اختیار کرنے کا بطور خاص حکم دیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ (التوبہ آیت ۱۱۹)

ترجمہ:۔ اے مومنو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کی جماعت کے ساتھ رہو (یعنی صادقوں کی صحبت میں رہو۔)

چنانچہ صادقوں کی صحبت کی انقلاب انگیز تاثیرات اور اس کے نتیجہ میں انسان کو من جانب اللہ عطا ہونے والی نئی پیدائش کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"انسان کے دراصل دو وجود ہوتے ہیں۔ ایک وجود تو وہ ہے جو ماں کے پیٹ میں تیار ہوتا ہے اور جسے ہم تم سب دیکھتے ہیں اسے لے کر وہ باہر آجاتا ہے۔ اور یہ وجود بلا کسی فرق کے سب کو ملتا ہے۔ لیکن ایک اور وجود بھی انسان کو دیا جاتا ہے جو صادق کی صحبت پر تیار ہوتا ہے۔ یہ وجود بظاہر ایسا نہیں ہے کہ ہم اسے چھو کر یا ٹٹول کر دیکھ لیں۔ مگر وہ ایسا وجود ہوتا ہے کہ اس (مادی) وجود پر ایک قسم کی موت وارد ہو جاتی ہے۔ وہ خیالات، وہ افعال اور حرکات جو اس سے پہلے صادر ہوتے تھے یا دل میں گزرتے تھے یہ ان سے بالکل الگ ہو جاتا ہے۔ اور ان شبہات سے جو اس کے دل کو تاریک کئے رہتے تھے ان سے اس کو نجات مل جاتی ہے اور یہی وجود (یعنی اس نئے وجود کا میسر آجانا ہی) حقیقی نجات ہے جو سچی

(باقی دیکھیں ص۷ پر)

نذرانۂ عقیدت

بر وفات حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب

اک گدائے بے نوا کو سروری بخشی گئی
مرتبہ بخشا گیا اور برتری بخشی گئی

سطوتِ دیں کا منادی غازیٔ کردار بھی
نازشِ اہلِ قلم شمشیرِ جوہر دار بھی

پیکرِ صدق و صفا بیگانۂ سود و زیاں
مدتوں تاریخِ دہر اس کی تیری داستاں

قدسیوں میں جا ملا نقش و نگارِ قدسیاں
بحرِ عرفاں کا شناور کاشفِ سرِّ نہاں

ظلمتوں کی یورشیں ہیں تیرگی ہے چار سُو
پھر ہمیں آواز دیتا ہے شہیدوں کا لہو

دردمندوں کی دعاؤں کا جواب آنے کو ہے
مطلع الانوار ہوگا آفتاب آنے کو ہے

فرقتِ مالک بنائے اضطرابِ دل نہ ہو
ہے عمل میں زندگی آسودۂ منزل نہ ہو

(منان عالم کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قانونِ شریعت اور دنیوی قانون کے بنیادی اصولوں میں فرق

مکرم عبدالماجد صاحب طاہر
استاذ الجامعۃ الاحمدیۃ ربوہ

شریعت اسلامیہ یعنی قانونِ شریعت ایک مکمل اور دائمی شریعت ہے اور یہ ہر سلسلۂ زندگی پر حاوی ہے۔ اس کا آغاز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے ہوا اور آپؐ کی وفات پر الیوم اکملت لکم دینکم کے عظیم الشان اعلان کے ساتھ اسے مکمل کر دیا گیا۔ اس کا دامن کسی خاص زمانہ کے ساتھ بندھا ہوا نہیں بلکہ اس کا تعلق ہر زمانے ہر ملک اور ہر تہذیب اور ہر تمدن سے ہے۔

قانونِ شریعت پر اگر کوئی شخص عقلِ سلیم اور انصاف کے ساتھ غور کرے گا تو وہ ضرور اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ یہ عظیم الشان قانون بغیر تائید خداوندی مدوّن نہیں ہوا۔ یہ تمام قوانین، فطرتِ انسانی کے موافق اور اخلاقِ فاضلہ اور امن و انصاف کے ممد و معاون ہیں ـــــ ایسا محیّر العقول قانون انسانی ہاتھوں سے آج تک جاری نہیں ہوا جو ہر ملک و قوم کے لئے ہر زمانہ میں ہر حالت میں مفید ہو۔ یہ قانون چودہ صدیوں سے بلا تغیر و تبدل چلا آ رہا ہے اور گردشِ زمانہ نے کبھی بھی اس پر گرد نہیں ڈالی۔ اس پر عمل کرنے والوں کو کبھی بھی دوسرے قوانین کا سہارا نہیں لینا پڑا اور نہ ہی کبھی اس میں تغیر و تبدل کی انہیں ضرورت محسوس ہوئی۔

جب سے دنیا آباد ہے بڑے بڑے اصحابِ بصیرت مقننین نے قوانین بنائے مگر وہ ہمیشہ اور ہر حال میں انسان کا ساتھ نہ دے سکے۔ اور اکثر و بیشتر ان کے بنانے والوں کو ہی ان پر قلمِ تنسیخ پھیرنا پڑا ـــــ گردشِ زمانہ منبع تغیر و تبدل بنی رہی۔ پھر جب ہم دنیا کے تمام مذاہب کے قوانین پر نگاہ ڈالتے ہیں تو ان میں ایسے احکام بھی نظر آتے ہیں جو فطرتِ سلیم، اخلاقِ حسنہ اور انصاف و عقل کے سراسر خلاف ہیں۔ لیکن قانونِ شریعت کے تمام احکامات ان اوصاف سے متصف ہیں کہ ہر انسان کی ہر ضرورت کو اس کی فطرت کے مطابق پورا کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"قرآن کریم ہر انسانی ضرورت کے لئے قانون پیش کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۲۰۱)

نیز فرمایا کہ:۔

"شریعت کے ہر ایک پہلو کو کمال کی صورت میں صرف قرآن نے ہی دکھلایا ہے۔"

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب)

قانونِ شریعت اور قانونِ دنیوی کے بنیادی اصولوں میں کیا فرق ہے؟ اس کا بیان خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔

قانونِ شریعت صانعِ عالم کی قدرت و عظمت، اس کے کمال اور احاطۂ علم پر شاہد ہے۔ جس طرح خدائے علیم کا علم ہر چیز پر حاوی ہے اسی طرح اس کی شریعت بھی ان ہی خوبیوں سے مزین ہے کہ وہ تمام حالات اور ازمنہ کی ضروریات کو بطریقِ احسن پورا کرتی ہے اس کے اندر عمومیت اور لچک پائی جاتی ہے۔ اس کے مقابل پر قانونِ دنیوی بنانے والا انسان ہے جو خود خلقی طور پر خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا کا مصداق ہے اس کا علم محدود اور ناقص ہے جس کی بناء پر اس کا بنایا ہوا قانون تمام زمانوں اور حالات کا ساتھ نہیں دے سکتا۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ ان بر دو میں بنیادی فرق کیا ہیں:۔

(۱) قانونِ شریعت کا ایک بنیادی اصل یہ ہے کہ وہ ہر لحاظ سے اپنے اندر کاملیت رکھتا ہے۔ یعنی وہ کمال کے وصف سے متصف ہے۔ وہ ناقص اور نامکمل نہیں ہے جبکہ اس کے بالمقابل قانونِ دنیوی ہمیشہ ناقص اور نامکمل رہتا ہے۔ جب ایک انسانی سوسائٹی کسی ایسے مرحلہ پر پہنچتی ہے جو پہلے متوقع نہ تھا یا اس کے حالات اس قدر بدل جاتے ہیں کہ پہلے ذہن میں اس کا تصور بھی نہ تھا تو قانونِ دنیوی میں ترمیم ناگزیر ہو جاتی ہے۔ اس لحاظ سے یہ قانون ہمیشہ ناقص اور نامکمل ہی رہتا ہے اور اس کے کمال کی حد تک پہنچنا ناممکن ہے کیونکہ انسانی عقل ماضی پر تو نگاہ ڈال سکتی ہے مگر مستقبل کے حالات کی پیش بینی اس کے بس کا روگ نہیں ـــ اس کے برعکس قانونِ شریعت کا صانع خدا تعالیٰ ہے جو کہ حال و مستقبل کی ضروریات سے پوری طرح آگاہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا بنایا ہوا قانون صفت کمالیت سے مزین ہے۔

(۲) قانونِ شریعت کا ایک بنیادی وصف یہ بھی ہے کہ اس کے اصول دائمی ہیں لیکن اس کے مقابل پر قانونِ دنیوی عبارت ہے اُن وقتی اصول و قواعد سے جنہیں ایک سوسائٹی مرورِ زمانہ کے ساتھ ساتھ اپنی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے وضع کرتی رہتی ہے۔ اس لحاظ سے وہ ایسے اصول و نظریات ہیں کہ وہ سوسائٹی کی تشکیل کے بعد وجود میں آتے ہیں۔ یا وہ آج تو سوسائٹی کے ساتھ ہیں۔ کل اس کا ساتھ نہیں دے سکتے۔ پس ان کو دوام حاصل نہیں ہے کیونکہ جب بھی معاشرہ کے حالات بدلیں گے ان قوانین میں تغیر لازمی ہوگا ـــــ اس کے بالمقابل شریعت کے اصول خدا تعالیٰ نے ہمیشہ ہمیش کے لئے مدوّن فرمائے ہیں تاکہ ان کی روشنی میں جماعت کے مختلف معاملاتِ زندگی کی تشکیل ہو۔ پس شریعت کے اصول و قواعد دائمی ہیں اور ایک لمحہ کے لئے بھی ان میں کسی ترمیم و تبدیلی کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔

(۳) قانونِ دنیوی یعنی انسانی قانون کا انحصار اس بات پر ہے کہ اس کو کسی شیخ قبیلہ کی منظوری حاصل ہوتی ہے۔ یا کسی عدالت نے اس پر عمل کیا ہوتا ہے یا کسی حکومت نے اسے تسلیم کیا ہے۔ اگر ان سب باتوں میں سے اسے کوئی بھی حاصل نہ ہو تو اس کی قانونی حیثیت صفر کے برابر ہے۔

اس کے برعکس قانونِ شریعت کی قانونی حیثیت ان امور کی محتاج نہیں وہ بہر حال قانون ہے خواہ عدالت یا حکومت اس کو تسلیم کرے یا نہ کرے وہ اس کائنات کے پیدا کرنے والے کا قانون ہے۔ کسی عدالت یا حکومت کا اس کو تسلیم نہ کرنا اس کی قانونی حیثیت کو ختم نہیں کرتا۔ وہ بہر حال قانون اور مکمل ضابطہ حیات کی حیثیت رکھتا ہے۔

(۴) قانونِ شریعت اور قانونِ دنیوی میں چوتھا بنیادی فرق یہ ہے کہ قانونِ دنیوی اپنے ساتھ احترام و تقدیس کا کوئی پہلو نہیں رکھتا وہ انسان کے ایمان کا جزو نہیں ہے۔ اس کے متعلق کسی فرد کا یہ تصور نہیں ہوتا کہ جس نے اس کو قانون دیا ہے وہ اس کی نافرمانی اور فرمانبرداری کو دیکھ رہا ہے اور اس کے بارہ میں یہ عقیدہ بھی نہیں ہوتا کہ اس کی اطاعت سے انسان جنت کا وارث بنتا ہے اور اس کی خلاف ورزی سے دوزخ کا عذاب ملتا ہے اس کے برعکس قانونِ شریعت خدا تعالیٰ کا قانون ہونے کے سبب نہایت مقدس و محترم تسلیم کیا جاتا ہے۔ وہ ہر مسلمان کے ایمان کا جزو ہوتا ہے۔ جس کو تسلیم کئے بغیر اس کا ایمان ہی درست نہیں ہوتا ـــ پھر ہر مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ اطاعتِ قانونِ الٰہی سے جنت ملتی ہے لیکن قانونِ دنیوی اس تصورِ انسانی سے کلیتہً محروم ہے۔

(۵) ان بر دو میں ایک بنیادی فرق یہ بھی ہے کہ قانونِ شریعت صرف تعدی اور دست درازی کی روک تھام ہی نہیں کرتا بلکہ اس کی شان اس سے بہت بلند ہے اس کا اصل کام انسان کی ہدایت و راہ نمائی ہے۔ یہ علی الاعلان یہ دعویٰ کرتا ہے کہ ہر انسان اپنی زندگی کی (خواہ وہ انفرادی ہو یا اجتماعی) تہذیب و تکمیل کے لئے اس کا محتاج ہے۔ اس کے بغیر اس کی قوتوں اور صلاحیتوں کی اعلیٰ تربیت ناممکن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قانونِ شریعت ہمارے مروّجہ ضابطہ دیوانی یا فوجداری قسم کی دفعات پر مشتمل نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ طہارت و عبادت اور تزکیہ کا ایک ضابطہ بھی ہے۔ تربیت اخلاق۔ تزکیۂ نفس کے قواعد و احکام ہی نہیں بلکہ اجتماعی و معاشرتی تہذیب و اصلاح کے اصول بھی ہیں جبکہ اس کے مقابل پر قانونِ دنیوی کا اصل وجود معاشرہ میں منفی قسم کا ہے۔ جو چیز اس کو وجود میں لائی ہے خود اس کے ماہرین کے مطابق یہ ہے کہ لوگوں کو ایک دوسرے پر تعدی اور دست درازی سے روکا جا سکے اگر انسان کے اندر یہ خرابی نہ ہوتی تو قانونِ دنیوی کی سرے سے ہی کوئی ضرورت پیش نہ آتی

(۶) چھٹا بنیادی اور اصولی فرق یہ ہے کہ قانونِ دنیوی کی اصل بنیاد عرف و عادت پر ہے اور وہ رسم و رواج پر مبنی ہے خاندانوں اور قبیلوں میں جو باتیں رواج پکڑ گئیں انہی چیزوں نے ضرورت کے وقت قانون کا درجہ حاصل کر لیا۔ ان میں علمی اور فلسفیانہ نظریات کی آمیزش بعد میں زمانہ کی ترقی سے ہوئی۔ اس کے ابتدائی مواد میں خاندانی اور قبائلی روایات و تعصبات کی تنگ نظریاں ملی ہوئی ہیں ـــ قانونِ دنیوی کے ماضی و حال میں کوئی ربط و اتصال نہیں ہے اور اس کے مستقبل کے بارہ میں کوئی اندازہ نہیں کیا جا سکتا کہ یہ کل کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کون سا روپ دھارے گا۔

اس کے برعکس قانونِ شریعت روزِ اوّل سے انسانی فطرت اور خدا کی دی ہوئی ہدایت پر مبنی ہے۔ اس میں خاندانوں۔ سوسائٹیوں کے رجحانات و تعصبات کا کوئی دخل نہیں ہے۔ رسم و رواج اگر کوئی دخل رکھتے ہیں تو صرف ایک محدود گوشہ تک۔ وہ بھی اس شرط کے ساتھ کہ وہ خدا اور اس کے رسولؐ کی ہدایات کے خلاف نہ ہوں۔ اس کے ماضی و حاضر میں کمال ارتباط ہے اور مستقبل میں اس کی ترقی کے خطوط بھی متعین اور واضح ہیں۔

(۷) قانونِ شریعت کے جملہ اصولوں کی بنیاد عدل و مساوات پر ہے جیسے فرمایا:۔

"اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ"

(سورۃ نحل: ۹۱)

اللہ عدل اور انصاف کا حکم دیتا ہے

پھر فرمایا:۔

"وَاِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ"

((النساء: ۵۹)

انسانی قانون۔ عدل و مساوات کی جس منزل پر اب پہنچنے کی آرزو کر رہا ہے۔ اسلامی قانون کا پہلا قدم وہیں سے اٹھا ہے۔ قانونِ دنیوی میں عدل و مساوات کا پہلو بہت کمزور نظر آتا ہے۔ بعض دفعہ غریب اور بے گناہ لوگ بھی اس قانون کے شکنجہ میں پھنس جاتے ہیں اور امراء اس قانون کی گرفت سے بچ جاتے ہیں اس کے مقابل پر قانون شریعت میں امیر و غریب آقا و غلام پر گرفت یکساں ہے۔

(۸) اسلامی قانون کے اندر وحدت و یکسانیت پائی جاتی ہے اور یہ قانون کے اندر ہونی لازمی ہے اس کے بغیر قانون کا اصلی مقصد یعنی قیامِ عدل پورا نہیں ہو سکتا۔ لیکن انسانی قوانین میں وحدت و یکسانیت نہیں ہے۔ آج کل بین الاقوامی ادارے اس بات پر زور لگا رہے ہیں کہ اقوامِ عالم کے قوانین مختلفہ میں یک رنگی اور ہم آہنگی پیدا کی جائے لیکن اس میں کامیابی نظر نہیں آتی۔ اس کے مقابل قانونِ شریعت کا سرچشمہ چونکہ خاندانوں اور قبیلوں کی روایات اور ان کی رسوم عادات نہیں ہے بلکہ خالقِ کائنات کی شریعت ہے اس وجہ سے وحدت و یکسانیت اس کی اپنی فطرت ہے۔

(۹) شریعت اسلامیہ کا ایک بنیادی اصل یہ بھی ہے کہ وہ عقل و حکمت پر مشتمل ہے اس کے احکام عقل اور صحیح قیاس کے مطابق ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"وَلَدَیْنَا کِتٰبٌ یَّنْطِقُ بِالْحَقِّ"

(المومنون: ۶۳)

امام راغبؒ کے نزدیک حق کے معنے اس چیز کے بھی ہوتے ہیں جو حکمت کے مطابق ہو ـــ قانون دنیوی عقل و حکمت کی خصوصیت سے بالعموم عاری ہوتا ہے۔ انسانی عقل کبھی تو ایک قانون کو رائج کرتی ہے پھر یہی عقل اس کو رد بھی کر دیتی ہے ـــ

گزشتہ سالوں میں اہلِ عقل نے یہ اعلان کیا تھا کہ ماؤں کی چھاتیوں کا دودھ بچوں کی صحت کے لئے مفید نہیں بلکہ مضر ہے۔ لیکن چند سال بعد ہزاروں بچوں اور ماؤں کی جانوں کو تباہ کرنے کے بعد یہی اصحاب عقل اعلان کرتے ہیں کہ یہ دودھ بچوں کی صحت کے لئے بہت مفید ہے۔ یہ ہے انسانی قانون کی حیثیت ـــ،

(۱۰) قانونِ شریعت کا ایک بنیادی اصول یہ بھی ہے کہ اس میں آسانی کو ملحوظ رکھا گیا ہے اور دقت کو دور کیا گیا ہے۔ جیسے فرمایا:۔

(i) "یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ"

(ii) "مَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیَجْعَلَ عَلَیْکُمْ مِّنْ حَرَجٍ"

اسلامی شریعت کے تمام احکام آسان ہیں اور ان میں کوئی تنگی اور دقت نہیں۔ یہ اسلامی شریعت کی نمایاں اور مشہور خصوصیت ہے کہ اس کے تمام احکام سادہ اور سہل ہیں جبکہ قانونِ دنیوی اس نعمتِ عظمیٰ سے محروم ہے۔

(۱۱) قانونِ شریعت کی ایک نمایاں خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس نے ضرورت اور مجبوری کی صورت میں خاص رعایت دی ہے۔ اضطرار کی حالت میں اس نے ایک حد تک ممنوعات کو بھی جائز قرار دیا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

(i) "فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَا اِثْمَ عَلَیْہِ"

(ii) "فَمَنِ اضْطُرَّ فِیْ مَخْمَصَۃٍ غَیْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝"

اس کے مقابل پر قانونِ دنیوی شریعت کی اس نمایاں خصوصیت سے بھی خالی ہیں اسی لئے کہا جاتا ہے کہ قانون اندھا ہوتا ہے یعنی کسی قسم کی لچک سے عاری ہوتا ہے۔

پس قانونِ شریعت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اس کے برخلاف قانونِ دنیوی انسانی دماغ کا ساختہ ہے اور دونوں چیزیں اپنے اپنے صانعین اور واضعین کی صفات کی جھلک اپنے اندر رکھتی ہیں۔ چونکہ قانون دنیوی انسانی عقل کی پیداوار ہے اس لئے وہ اپنے اندر بشری نقائص اور بشری مجبوریوں اور بے تدبیریوں کو نمایاں کئے ہوئے ہے۔ تبھی تو وہ بار بار تبدیلیوں اور ترمیمات کا نشانہ بنتا رہتا ہے۔

غرض دنیوی قانون انسان کے ناقص علم پر مبنی ہے اس کی دفعات وقتی ہوتی ہیں وہ ایک خاص ماحول اور ضروریات کو مدنظر رکھ کر بنایا جاتا ہے۔ لیکن شریعت چونکہ علمِ الٰہی پر مبنی ہے لہٰذا اس کے مبادی اور اصول میں تمام ازمنہ اور حالات کو مدنظر رکھا گیا ہے

پس شریعت اسلامیہ کو دنیوی قانون سے کچھ بھی مماثلت نہیں ہے دونوں کا مزاج جداگانہ اور مختلف ہے۔

بعض مغربی علماء اور مستشرقین نے جہاں دوسرے اسلامی علوم کا مطالعہ کیا ہے وہاں انہوں نے فقہ اسلامی کا مطالعہ بھی کیا ہے اور اس کے دقیق مباحث اور مسائل کو بھی معلوم کیا ہے۔ اور اسلامی قانون کے اندر انہوں نے نفیس خزانہ پایا۔ لہٰذا جب انہوں نے اپنے وطن کے اصل قانون کو اس قانونی سرمایہ کی طرف متوجہ کیا تو وہ بھی اس کے گہرے اثرات کے معترف ہوئے بغیر رہ نہ سکے۔

موسیو اورجین کلوفل رقم طراز ہیں:۔

"ایسا کامل مجموعہ قوانین تیار کیا گیا جو دنیا کی ملکی۔ مذہبی تمدنی ہدایتوں کے لئے کافی ہے تو ہم نہایت حیران ہوتے ہیں کہ ایسا عظیم الشان ملکی اور تمدنی نظام جس کی بنیاد کامل اور صحیح آزادی پر ہے کس طرح قائم کیا گیا۔"

(فقہ اسلام صفحہ ۵۶۵)

اسی طرح گبن لکھتے ہیں:۔

"قرآن کریم وہ شریعت ہے جو ایسے دانشمندانہ اصول اور اس قسم کے عظیم الشان قانونی انداز پر مرتب ہوئی ہے کہ سارے جہان میں اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔"

ڈاکٹر امتریکو انسابا۔ اسلامی شریعت کی مغربی قوانین پر فوقیت کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"اسلامی شریعت کو اپنے بہت سے وسائل میں مغربی قوانین پر فوقیت حاصل ہے بلکہ وہ دنیا کو سب سے زیادہ مستحکم اور پائیدار قانون عطا کرتا ہے۔"

ایک فرانسیسی پروفیسر لامبیر کی رائے یہ ہے کہ:۔

"جو کتابیں اسلامی شریعت کے بارے میں لکھی گئی ہیں وہ غیر فانی خزانہ اور لازوال سرچشمہ ہیں"

(فقہ اسلام صفحہ ۵۶۵)

فی الحقیقت اسلامی قانون ہی ایسا ہے جو اپنے اندر کاملیت اور دوام رکھتا ہے اور تمام دنیا کے مسائل حل کر سکتا ہے ـــ ایک وقت آئے گا بلکہ آ ہی چکا ہے کہ اہلِ یورپ کو اپنے مسائل کا حل صرف اور صرف اسلام میں ہی ملے گا۔ ع

"آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج" ـــ

(بقیہ خطاب)

آسٹریلیا کی اصل قوم ہے اس کے بارے میں تاریخ دان بتاتے ہیں کہ یہ ۴۰ ہزار سال پرانی قوم ہے۔ بعض اس سے بھی پرانی بتاتے ہیں۔

حضور نے فرمایا اس قوم تک اسلام کا پیغام نہیں پہنچا اس لئے یہ قوم روحانی طور پر وہ کنواری ہے جو مسیحؑ کا انتظار کر رہی ہے۔

حضور نے فرمایا ان میں سے ایک لیڈر سے میری ملاقات ہوئی جو تعلیم یافتہ اور سلجھا ہوا شخص تھا اس سے ملاقات کے بعد میرے ذہن میں یہی بات آئی ہے کہ اگر یہ قوم اپنا دل کھول سکتی ہے تو صرف احمدیت یعنی حقیقی اسلام کیلئے

حضور نے فرمایا اس قوم کا مذہب ایک خفیہ چیز ہے۔ مغربی مصنفین نے جہاں ان کے بارے میں بہت کچھ لکھا ہے وہاں ان کے مذہب کے بارے میں وہ بالکل خاموش رہے ہیں۔ جب اس لیڈر سے گفتگو ہوئی تو وہ کہنے لگا کہ اصل بات یہ ہے کہ ہم اپنے مذہب کے بارے میں کسی کو نہیں بتاتے۔ مگر ساتھ ہی اس نے حضور کو یہ بھی کہا کہ باقی دنیا کی بات الگ ہے لیکن اگر آپ جائیں تو آپ کی بات میری قوم کے لوگ ضرور سنیں گے۔

حضور نے فرمایا اللہ کی محبت ایسی زبردست قوت ہے جس کی راہ میں کوئی چیز حائل نہیں ہو سکتی اس لئے آپ احباب دعائیں کریں کہ آسٹریلیا کے احمدی وہاں کے اصل باشندوں سے رابطہ قائم کریں اور اس قوم میں جو احساسِ محرومی ہے اس کا ازالہ اس طرح کریں کہ ان کا خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑ دیں۔ اس قوم کے متعلق مغربی مصنفوں نے لکھا کہ یہ خوابوں میں لینے والی قوم ہے۔ جب اس قوم کے لیڈر سے میں نے پوچھا کہ خوابوں کے بارے میں آپ کا کیا نظریہ ہے تو اس نے جو کچھ بتایا وہ وہی ہے جو اسلام پیش کرتا ہے۔ وہ توحید کے بھی قائل ہیں لیکن خدا کے لئے "وہ تخلیقی روح" کا لفظ استعمال کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تخلیقی روح ہماری رہنمائی کرتی ہے ہمیں مستقبل کی خبریں دیتی ہے، خوابوں کے ذریعے سے بھی اور کشوف کے ذریعے سے بھی۔ لیکن الہام کے درجے تک یہ قوم نہیں پہنچی گویا ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ کا مرحلہ ابھی رہتا ہے۔

حضور نے فرمایا یہ جو لیڈر مجھ سے ملنے آیا تو اسے دیکھ کر اور باتیں کر کے مجھے پتہ لگا کہ یہ قوم شدید محرومی اور مایوسی کا شکار ہے اس شخص کے دل سے اتنا گہرا غم ظاہر ہوتا تھا کہ میں نے خود اپنے اوپر اس غم کا سایہ محسوس کیا۔ تاہم جب میں نے انہیں یہ بتایا کہ اب ساری دنیا کی ترقیات اسلام اور احمدیت سے وابستہ ہیں۔ آپ اس کی پناہ میں آ جائیں تو آپ کی بھی ترقی ہو گی اور تمام محرومیوں کا ازالہ ہو گا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ بات سن کر اس کے مایوسی بھرے چہرے پر زندگی کی لہر دوڑ گئی۔ جوں جوں وہ مجھ سے باتیں کرتا جاتا تھا اس کی آنکھیں بے پناہ خوشی سے چمکنے لگ جاتی تھیں۔

حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نئی نئی راہیں اسلام کی تبلیغ کی کھول رہا ہے آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل پہلے سے بہت زیادہ شان سے نازل ہوں۔ (آمین)

اس کے بعد حضور نے انصار اللہ کا عہد دوہرایا اور آخر میں دعا پر اس بابرکت اجتماع کا اختتام ہوا۔

○

(بقیہ اخبار احمدیہ)

جہاں میرا پوسٹل ایڈریس ۳۹۔ رشید کالونی چراہ روڈ راولپنڈی ہوگا اور فون نمبر ۴۵۸۳۸

احباب کرام سے درخواست ہے کہ خاکسار کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں کہ مولیٰ کریم مجھے صحت بخشے اور فعال خدمت کرتے رہنے کی سعادت بخشے رکھے اور انجام بخیر کرے۔ آمین

(میاں محمد ابراہیم
سابق مبلغ امریکہ)

-●-

جلسہ سالانہ کے موقع پر نہایت مفید تبلیغی نمائش

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ ہر سال جلسہ سالانہ کے موقع پر نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں ایک تبلیغی نمائش کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ یہ نمائش جہاں احمدی احباب کے علم میں اضافہ کا موجب بنتی ہے وہاں ایسے مہمان جو جماعت میں ہنوز شامل نہیں۔ اس نمائش کے ذریعہ بہت سی مفید معلومات حاصل کرتے اور جماعت احمدیہ کی عالمگیر تبلیغی مساعی کے بارہ میں اچھا اثر لے کر جاتے ہیں۔

نظارت اصلاح وارشاد امسال اس کوشش میں ہے کہ نمائش کو اور وسعت دی جائے اور اسے زیادہ جامع اور ہمہ گیر سطح پر منظم کیا جائے تاکہ اس کی افادیت کا دائرہ زیادہ وسیع ہو سکے۔ اس توسیع کے منصوبہ میں نظارت اصلاح و ارشاد کو آپ سے تعاون حاصل کئے بغیر کامیابی ممکن نہیں اور یہ تعاون مندرجہ ذیل طریق پر مطلوب ہے۔

(۱)۔ اگر آپ کے پاس ایسے تبلیغی چارٹ، گراف، یا نادر تصاویر یا اہم حوالہ جات ہوں جو آپ نمائش میں پیش کئے جانے کے قابل سمجھتے ہیں تو پہلے مرحلہ میں آپ نظارت کو ایسے مواد کی تفصیل کے ساتھ صرف اطلاع بھجوا دیں۔ جب دوسرے مرحلہ پر یہ اصل مواد آپ سے طلب کیا جائے تو بحفاظت اسے مرکز میں پہنچانے کا بندوبست فرمائیں۔ استعمال کے بعد نظارت پوری ذمہ داری کے ساتھ یہ مواد آپ کو واپس کر دے گی۔

(۲) نمائش کو مفید اور مؤثر بنانے کے سلسلہ میں اگر آپ کے ذہن میں کوئی تجویز آئے تو آپ ایسی تجویز نظارت اصلاح وارشاد کو ضرور تحریر فرمائیں۔ نظارت آپ کی شکر گزار ہوگی۔

(۳) جلسہ سالانہ پر جب تشریف لائیں تو یہ نمائش ضرور دیکھیں اور اپنے غیر از جماعت مہمانوں کو بھی ضرور دکھائیں۔

(۴) نمائش کی کامیابی کے لئے عموماً اور جلسہ سالانہ کی مجموعی طور پر کامیابی کے لئے خصوصی دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہر قسم کی برکت اور کامیابی کے غیب سے سامان کر دے اور ہماری کمزوریوں کی پردہ پوشی فرمائے آمین (ناظر اصلاح وارشاد)

"یہ دنیا چند روزہ ہے لیکن اس کے لئے وہ وہ کوششیں کی جاتی ہیں گویا کبھی یہاں سے جانا ہی نہیں۔ انسان کیسا غافل اور ناسمجھ ہے کہ علانیہ دیکھتا ہے کہ یہاں کسی کو قیام نہیں لیکن پھر بھی اس کی آنکھ نہیں کھلتی۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۴۱)

"جو خدا کے لئے ہوتا ہے خدا اس کا ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ اپنی طرف آنے والے کی سعی اور کوشش کو ضائع نہیں کرتا"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۴۴)

غانا میں مجلس نصرت جہاں کے تحت "ایکروفیوم" کے مقام پر

پانچویں احمدیہ ہسپتال کا افتتاح

مکرم مولانا عبدالوہاب آدم صاحب امیر و مبلغ انچارج جماعت احمدیہ غانا نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ افتتاحی تقریب میں علاقہ کے پیرامونٹ چیفس۔ ریجنل میڈیکل آفیسر۔ جماعت احمدیہ غانا کی مرکزی مجلس عاملہ کے ممبران۔ ڈاکٹرز اور اساتذہ صاحبان کے علاوہ دیگر احباب جماعت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔

افتتاح کے وقت محکمہ صحت کے افسران نے جماعت احمدیہ کی طبی خدمات کے وسیع پروگرام پر شاندار خراج تحسین پیش کیا۔ افتتاحی تقریب کی خبر کی اشاعت غانا ریڈیو اور ٹیلی ویژن نے وسیع پیمانے پر کی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے مجلس نصرت جہاں کے تحت غانا میں ایکروفیوم کے مقام پر پانچویں احمدیہ ہسپتال کے قیام کی منظوری مرحمت فرمائی تھی۔ اب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت دور خلافت میں اس ہسپتال کا باقاعدہ افتتاح یکم اکتوبر ۸۳ء کو عمل میں آگیا ہے۔

اس نئے ہسپتال میں غانین ڈاکٹر محمد بن ابراہیم نے کام شروع کر دیا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ان اداروں کو عظیم کامیابیاں عطا فرمائے اور ان اداروں میں خدمت پر مامور ڈاکٹرز کے ہاتھوں میں شفا رکھے۔ آمین۔

(مرسلہ: مجلس نصرت جہاں۔ ربوہ)

ایک رؤیا

خاکسار غلام نبی نگڑو ولد مکرم محمد شعبان صاحب نگڑو ساکن شورت (کشمیر) نے اسی سال ماہ اپریل کے آخر میں یہ خواب دیکھی کہ ایک شخص میرے پاس آیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک فوٹو تھا۔ اس شخص نے مجھ سے مخاطب ہو کر کہا کہ یہ مرزا صاحب کے بھائی کا فوٹو ہے۔ اس کا نام ڈاکٹر مظفر احمد ہے جسے امریکہ تبلیغ کے لئے بھیجا گیا ہے۔

خاکسار غلام نبی نگڑو۔ ۳۱ اگست ۱۹۸۳ء

آل ربوہ بیڈمنٹن و ٹیبل ٹینس ٹورنامنٹ

شعبہ صحت جسمانی خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام آل ربوہ بیڈمنٹن و ٹیبل ٹینس ٹورنامنٹ ایوان محمود ربوہ میں فلڈ لائٹس میں کھیلا گیا۔ اس ٹورنامنٹ کا افتتاح مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم۔ اے نے ۱۰ اکتوبر کو شام ۵ بجے کیا۔ اس ٹورنامنٹ میں سنگل اور ڈبلز میں مندرجہ ذیل سیکشنز میں میچ ہوئے۔

بیڈمنٹن

سینئرز، سینئرز II، جونیئر، جونیئر بوائز

ٹیبل ٹینس

سینئرز، جونیئرز

یہ ٹورنامنٹ بے حد کامیاب رہا۔ کھلاڑیوں کی زیادتی کی وجہ سے ٹورنامنٹ کا ایک دن بڑھانا پڑا۔ بیڈمنٹن سنگلز میں ۵۸۔ بیڈمنٹن ڈبلز میں ۵۶۔ ٹیبل ٹینس سنگلز میں ۳۵، ٹیبل ٹینس ڈبل میں ۲۲ کھلاڑیوں نے حصہ لیا۔ بیڈمنٹن میں ۱۷۹ میچ اور ٹیبل ٹینس میں ۹۵ میچ کھیلے گئے۔

انعامات کی تقسیم مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی نے ۱۴ اکتوبر کو رات ۷½ بجے کی۔

ٹورنامنٹ کی ایگزیکٹو کمیٹی یہ تھی:۔

صدر: مرزا لقمان احمد صاحب
نائب صدر: خلیفہ سباح الدین صاحب۔
سیکرٹری: سلطان احمد مبشر
ممبران: سلیم قیصر۔ عامر پاشا۔ مرزا طیب احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آہ! میری پیاری والدہ

عاجز کی والدہ محترمہ آمنہ بی بی مورخہ ۲۸/۱۰/۸۳ بوقت ۷½ بجے شام لاہور خاکسار کے مکان میں ایک لمبی بیماری کے بعد بعمر ۹۷ سال بقضاء الٰہی اپنے پیارے رب کے حضور حاضر ہوگئیں ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

موصوفہ موصیہ تھیں ۲۹/۱۰/۸۳ کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعد نماز فجر مسجد مبارک میں جنازہ پڑھایا اور اسی دن بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ محترم مرزا لطف الرحمٰن صاحب مینیجر نصرت آرٹ پریس سابق مبلغ اسلام ممالک افریقہ نے دعا کرائی۔ موصوفہ بہت خوبیوں کی مالک تھیں ۱۹۴۵ء میں بیعت کی۔ بیعت سے قبل خاکسار اور میرے چھوٹے بھائی کو ملنے کے لئے قادیان تشریف لے گئیں۔ جب واپس اپنے گاؤں سنکوہا تشریف لائیں تو تمام لوگوں میں بار بار کہا کہ میں تو قادیان میں نور برستا دیکھ کر آئی ہوں۔ ان دنوں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن مجید کا درس مسجد مبارک میں دیا کرتے تھے۔ وہ بھی سن کر آئی تھیں۔ مساجد سے اذانوں کی آوازیں اور پنجوقتہ باجماعت نمازیں اور قرآن و حدیث کے درس سنتی رہیں۔ اس کے بعد آپ نے باقاعدہ بیعت کرلی اور نہایت غیرت مند احمدی ثابت ہوئیں۔

والدہ صاحبہ جوانی میں ہی بیوہ ہوگئیں۔ اس وقت میرے چھوٹے بھائی حنیف صاحب کی عمر ۲½ سال اور میری عمر ۸½ سال تھی اور بڑے بھائی بھی بے کار تھے۔ نہایت تنگی کی حالت میں گذر کی لیکن صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ ان دنوں اکثر ہمیں ڈھارس بندھانے کے لئے فرمایا کرتیں ؎ "اٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے۔ پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے"

اس کے بعد ۱۹۴۰ء کے قریب میرے بڑے بھائیوں پر یوپی میں قتل کا مقدمہ چلا تو نہایت جواں مردی سے حالات کا مقابلہ کیا۔ آخر اللہ کے فضل سے بھائی مقدمہ سے بری ہوگئے اور ہمارے مالی حالات اس کے بعد بہت اچھے ہوگئے لیکن پھر بھی میری والدہ میں کوئی تکبر و نخوت کا جذبہ نہیں پیدا ہوا بلکہ پہلے سے بہت زیادہ سخاوت، غریب پروری ہمدردی پر زور دیا۔ بعض اوقات ہزاروں روپیہ ان کو دیا جاتا اور سب کا سب غریبوں میں بانٹ دیتیں اور کسی قسم کا فکر نہ ہوتا۔ ہم جب کہتے کہ "بے بے ہتھ روک کے خرچ کرنا چاہیدا اے" تو فرماتیں۔ "پلے خرچ نہیں بنھدے بنچھی تے درویش جنہاں تقویٰ رب دا انہاں رزق ہمیش"

غریبی اور امیری دونوں حالتوں میں کمال درجہ کی مہمان نوازی کا مظاہرہ فرماتیں۔ ایک دفعہ گھر میں کچھ نہیں تھا اور ہم میں سے کوئی گھر نہیں تھا تو مہمان آگئے گھر کا برتن رکھ کر بوتلیں منگوائیں اور ان کو پلائیں۔ شام کو پیسے دے کر برتن واپس منگوایا۔

سردیاں ہوں یا گرمیاں ہمیشہ ۲½ بجے اٹھ کر تہجد پڑھتیں اور آخر دم تک ٹھنڈے پانی سے وضو کرکے نماز پڑھتیں۔ ذکر الٰہی میں ہمیشہ مصروف رہتیں۔ رو رو کر دعائیں کرنا والدہ صاحبہ کا ہمیشہ مشغلہ رہا۔ خوشی غمی میں ہر رشتہ دار کی ہمدردی کرنا اور ان کی امداد کرنا ان کی خصوصی عادت تھی۔ نیکی کا حکم کرنا اور بدی سے روکنا ہمیشہ بغیر کسی روک کے جرأت کے ساتھ ان کا عمل رہا برے کو برا کہنا اور نیک کو نیک کہنا بغیر کسی جھجک اور ڈر کے ان کی صفت تھی۔ سچی بات، کہنی غریب کی طرف داری کرنی ان کی طبیعت میں رچی ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ سے ان کا زندہ تعلق تھا۔ صاحب رؤیا و کشوف۔ تھیں مستجاب الدعوات تھیں کئی سال پہلے فرمایا کرتیں کہ میرے رب نے مجھے بتایا ہوا ہے کہ میری موت کاتک کے مہینہ میں ہوگی۔ چنانچہ ہر سال جب کاتک کا مہینہ قریب آتا ہم لوگ ڈرنے لگ جاتے۔ آخر اس کتہ کے مہینہ کی تیرہ تاریخ بمطابق ۲۸ اکتوبر ۱۹۸۳ء بروز جمعۃ المبارک شام ساڑھے سات بجے اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق اس فانی جہان سے رخصت ہوگئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ماں کو تمام اولاد پیاری ہوتی ہے لیکن میرے ساتھ خصوصی پیار تھا۔ بے تکلفی سے ہر بات ہوتی اور محبت اور پیار سے میرے گھر میں رہ کر سکون محسوس کرتیں۔ اللہ تعالیٰ نے عاجز کی بیوی خیر النساء ایاز بنت مولانا غلام حسین ایاز رضی اللہ عنہ نے بہت ہی خدمتیں کیں اللہ اُن کو اپنے پاس سے جزائے خیر دے۔ اب ہم ان کی دعاؤں سے محروم ہوگئے ہیں لیکن ہمارا خدا زندہ خدا ہے اس کو فنا نہیں وہ اپنے پاس سے اس کمی کو پورا کرے اور ہر مصیبت کے وقت اپنی پناہ میں رکھے اور اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ ہم اپنی پیاری والدہ کی خوبیوں کو اپنائیں ان کے لئے دعائیں کرتے رہیں اور ان کے درجات بلند سے بلند تر کرتا جائے اور اپنے قرب میں جگہ دے اور اپنے پیارے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں جگہ دے۔

(ملک عبداللطیف سنکوہی سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ لاہور)

ماحول ربوہ میں زمین کی خرید و فروخت کے متعلق ضروری اعلان

پہلے بھی متعدد بار اعلان کیا جا چکا ہے کہ ماحول ربوہ میں احباب جماعت بغیر اجازت کے زمین کی خرید و فروخت نہ کریں۔ بعض اوقات مالی نقصان برداشت کرنے کے علاوہ ذہنی پریشانی اٹھانی پڑتی ہے

ایسے واقعات بھی سامنے آئے ہیں کہ پلاٹ دکھایا کوئی گیا ہے مگر رجسٹری کسی اور کی کرائی گئی ہے۔ ایسا بھی ہوا ہے کہ رجسٹری پر رجسٹری کرا دی گئی ہے۔ ایسی ذہنی کوفت پریشانی اور مالی نقصان سے بچانے کے لئے یہ اعلان کرایا جا رہا ہے کہ ہر ایسے معاملہ میں احباب نظارت امور عامہ کی طرف رجوع کریں۔ اور مشورہ کرلیا کریں۔

(ناظر امور عامہ ربوہ)

وقفِ جدید کا مقصد

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"ہمیں ..... چاروں طرف رشد و اصلاح کا جال پھیلانا پڑے گا۔ یہاں تک کہ پنجاب کا کوئی گوشہ اور کوئی مقام ایسا نہ رہے جہاں رشد و اصلاح کی کوئی شاخ نہ ہو"

(فرمودہ ۳ فروری ۱۹۵۸ء)

احباب سے درخواست ہے کہ اس مقصد کے پورا کرنے کے لئے اپنی خدمات وقفِ جدید کے تحت وقف فرمائیں اور بطور معلم وقفِ جدید کام کی سعادت حاصل فرمائیں۔

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

الفضل کی اشاعت دس ہزار کرنے کی مہم

مخیر احباب سے درخواست

ہم اپنے مخیر احباب کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت کچھ دیا ہے اور دے رہا ہے۔ آپ غریب اور نادار احمدی بھائیوں کے نام الفضل کا خطبہ نمبر یا روزانہ پرچہ جاری کروا کر بھی الفضل کی اشاعت ۱۰،۰۰۰ تک پہنچانے میں حصہ لے سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے اور آپ اپنے پیارے اور مقدس امام کی خواہش کو پورا کرنے میں حصہ لینے والے ہوں۔ آپ کا یہ طریق بھی الفضل کی اشاعت بڑھانے میں ممد ہو سکتا ہے

سالانہ چندہ ۱۲۵/ روپے ◉ خطبہ نمبر سالانہ ۳۵ روپے

(مینیجر الفضل ربوہ)

مجالس انصار اللہ کو سال میں کم از کم دو بار وقار عمل کا اہتمام کرنا چاہیئے

(قیادت ایثار انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کیلئے قربانی کرنیکے بارے میں حضرت مصلح موعود کا ارشاد

سیدنا حضرت مصلح موعود نے تحریک جدید میں ساری جماعت کو قربانی کرنیکے بارے میں فرمایا

"..... تم یہ تو کر سکتے ہو کہ باقی ساری جماعت تھوڑی قربانی کر رہی ہو اور کچھ لوگ ایسے ہوں جو زیادہ قربانی کر رہے ہوں مگر تم یہ نہیں کر سکتے کہ باقی ساری جماعت عیش کر رہی ہو اور چند لوگ انتہا درجہ کی قربانی کر رہے ہوں۔ اگر تم ایسا خیال کرو تو یہ ایسی ہی بات ہوگی جیسے کوئی کھٹے پر آم کا پیوند لگا دے یا آم پر مالٹے کا پیوند لگا دے اور ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ دنیا میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں جو ہمارے حکم پر آگ میں کودنے کیلئے تیار ہوں تو ہمیں اپنی تمام جماعت کو تنور کے پاس لاکر بٹھانا پڑے گا اگر ساری جماعت تنور کے پاس بیٹھی ہوگی اور اس کی گرمی اسے جھلس رہی ہوگی تو چند لوگ ایسے بھی پیدا ہو سکتے ہیں جو اس تنور میں کود پڑیں اور حکم ملنے پر آگ میں چھلانگ لگا دیں۔ مگر تم یہ نہیں کر سکتے کہ ساری جماعت تو باغ میں آرام کر رہی ہو اور کچھ لوگ آگ میں کودنے کے لئے تیار ہوں۔"

(خطبہ جمعہ ۲۷ نبوت ۱۳۲۱ ہش (۱۹۴۲ء) الفضل جلد ۳۰ نمبر ۲۸)

اعلان نکاح

برادرم مقصود احمد صاحب ابن مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ساکن سکرنڈ ضلع نواب شاہ کا نکاح مکرمہ رخسانہ کوثر صاحبہ بنت چوہدری فضل الرحمٰن صاحب ساکن چک ۲۱ دوھ ضلع نوابشاہ کے ساتھ مبلغ آٹھ ہزار روپے مہر پر مکرم مبارک احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ نے ۵ ستمبر ۱۹۸۳ء کو مسجد احمدیہ سکرنڈ میں پڑھا۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت احمدیہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کیلئے مبارک کرے۔ اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

(ڈاکٹر منور احمد عوامی شفاخانہ مین روڈ سکرنڈ ضلع نوابشاہ)

ولادت

خاکسار کے بیٹے عزیز اطہر محمود قریشی حال مقیم جرمنی کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۸۳ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام طارق محمود قریشی رکھا گیا ہے نومولود خاکسار کے بڑے بھائی مکرم قریشی محمد افضل صاحب مبلغ ماریشس کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت، افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی عمر دراز عطا کرے۔ نیک، خادم دین اور ہم سب کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین۔ (قریشی محمد اکمل افضل برادرز گولبازار ربوہ)

اعلان

میرے خاوند مکرم بشیر احمد سیال مولوی فاضل سابق انسپکٹر اصلاح وارشاد و زعیم مجلس انصار اللہ دارالرحمت غربی ربوہ مورخہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۸۳ء حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث اچانک وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

اگر کسی صاحب کا ان سے کسی قسم کا بھی لین دین ہو وہ مندرجہ ذیل ایڈریس پر رابطہ قائم کریں۔

(اہلیہ بشیر احمد سیال ۱۱/۸ رحمت بازار دارالرحمت غربی۔ ربوہ)

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

پاکیزگی کے بعد ملتا ہے کیونکہ جب تک شبہات سے نجات نہیں اس کو تاریکی سے نجات نہیں اور سچی پاکیزگی اسے میسر نہیں اور وہ خدا کو دیکھ نہیں سکتا اور اس کی عظمت و ہیبت کا اس کے دل پر اثر نہیں ہو سکتا"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ)

اس سے اللہ تعالیٰ کے اُن بندگانِ اخص کی صحبت میں رہنے اور ان کے متبعین میں شامل ہونے کی (جنہیں خدا تعالیٰ مامور یت کے مقام پر فائز کرتا یا جنہیں انکی جانشینی کا منصب جلیل عطا کرتا ہے) انقلاب انگیز تاثیرات ظاہر و باہر ہیں۔ اس کے نتیجہ میں انسان کو ایک نیا باطنی وجود ملتا ہے اور وہ اس قابل بنتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ اس کا زندہ اور حقیقی تعلق قائم ہو۔

خصوصی اعلان برائے توجہ ناصرات الاحمدیہ

دفتر وقف جدید شعبہ اطفال نے (جس میں ناصرات بھی شامل ہیں) تحریک کی ہے کہ جو بچیاں ۱۰۰ روپیہ یا زائد دیں گی۔ وہ ننھے مجاہدین میں شامل کی جائیں گی۔ یہ وصولی بتدریج یعنی قسطوں میں ۳۱ دسمبر ۸۳ء سے پہلے پہلے ہو جانی چاہیئے۔ ربوہ کے بعد لجنہ راولپنڈی سے دفتر ہذا کو حوصلہ افزا رپورٹ ملی ہے۔ چندہ وقف جدید کی ادائیگی اور زیادہ ادائیگی کے لئے تمام ضلعوں کو تحریک چٹھیاں لکھ کر کر دی گئی ہے کہ وہ اپنے اپنے ضلع کی ہر مجلس ناصرات کو تحریک کر دیں۔ سیکرٹریان ناصرات اور لجنات کی صدریں اس طرف توجہ دیں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

والدین، بڑے بھائیوں اور سرپرستوں کیلئے قابل توجہ امر

خاکسار نے تفصیل کے ساتھ الفضل کے ذریعہ افراد اور مدران کے ذریعہ اور بعض خطوط کے ذریعہ جماعت کے ان بزرگوں اور دیگر احباب جن کے بچے، عزیز رشتہ دار یا افراد بیرون پاکستان گئے ہوئے ہیں ان کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ وہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی تعمیل میں ایسے افراد جن کے وہ سرپرست ہیں ان کے بارہ میں یہ چیک کرتے رہیں کہ ان کی دینی، اخلاقی اور روحانی حالت کیسی ہے اور ان کی مالی قربانی کا معیار کیا ہے اور کیا وہ اپنے پیارے امام کی آواز پر پوری طرح لبیک کہنے والے ہیں یا ابھی اس میں کمی ہے اس بارہ میں بہت سے احباب نے فوری توجہ دی ہے فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ جو احباب ابھی اس طرف توجہ نہیں دے سکے ان کی خدمت میں عرض ہے کہ پیشتر اس کے کہ اُن کے کسی عزیز میں کسی قسم کی کمزوری پیدا ہو اور اُن کو مرکز کی طرف سے ایسی اطلاع ملنے پر دُکھ اور شرمندگی ہو۔ براہ کرم فوری طور پر اپنے بچوں، چھوٹے بہن بھائیوں، بھانجے بھتیجوں اور دیگر زیر سرپرستی عزیزوں رشتہ داروں کے بارہ میں علم حاصل کریں کہ وہ دینی معیاروں کے لحاظ سے عبادات کی ادائیگی میں اور اس کے علاوہ چندوں کی ادائیگی اور بنیادی تحریکات میں شمولیت کے لحاظ سے کس حد تک ایک حقیقی احمدی کی ذمہ داریاں ادا کر رہے ہیں۔ اور جماعتی پروگراموں میں اُن کا تعاون کیسا ہے؟ تا اگر ضرورت ہو تو بروقت آپ مناسب توجہ دلا سکیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء (وکیل المال (ثانی) تحریک جدید۔ ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
- اخبار الفضل -
خود خرید کر پڑھے
(منیجر الفضل)

خدام بھائی ٹائپ، شارٹ ہینڈ سیکھ کر وطن عزیز کو اپنی خدمات پیش کریں (شعبہ صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پوپ کو مسیح کا مجسمہ پیش کیا گیا

ویٹی کن ۔ پوپ نے کفن پر نقش کا مجسمہ حاصل کیا

ویٹی کن سٹی ۔ امریکہ کے ایک سائنسدان ڈاکٹر جان جیکسن ۔ جنہوں نے کمپیوٹر کے ذریعہ طورین کے کفن کی پیمائش کی ہے ۔ بدھ کے روز پوپ جان پال ثانی کو شیشے کا بنا ہوا ایک مجسمہ پیش کیا ۔ جو ہو بہو عیسیٰ مسیح کی شبیہ ہو سکتا ہے ۔ جیکسن "کولوراڈو یونیورسٹی" میں فزکس کے پروفیسر ہیں ۔ انہوں نے اور ۲۹ دوسرے سائنسدانوں نے ۱۹۷۸ء میں اس کفن کا مطالعہ کیا ۔ کمپیوٹر کے ذریعہ کی گئی پیمائشوں کو استعمال کرتے ہوئے اس نے کفن پر موجود عکسی تصویر کے چہرہ کا سہ رخی (Three dimensional) ہو بہو مجسمہ تیار کیا ہے ۔ جس کے متعلق اکثر لوگوں کا اعتقاد ہے کہ یہ مسیح کے کفن کا کپڑا ہے ۔

(ترجمہ از روزنامہ "یو ۔ ایس ۔ اے ٹوڈے" "USA - Today" مورخہ ۲۰ ر اکتوبر ۱۹۸۳ء)

تبصرہ کتب

نام کتاب :۔ قصیدہ
مصنف :۔ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ۔ مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔
صفحات :۔ ۳۲
قیمت :۔ ۵ روپے
طباعت :۔ فوٹو آفسٹ ۔ آرٹ پیپر
ناشر :۔ مہتمم اشاعت مجلس انصار اللہ ضلع کراچی ۔

زیر نظر کتاب سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے معرکۃ آرا عربی قصیدہ "یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ" پر مشتمل ہے ۔ یہ قصیدہ عربی زبان میں جذب و تاثیر کی گہرائی کا ایک شاہکار ہے ۔ اس کی سطر سطر بلکہ لفظ لفظ سے اپنے آقا و مطاع حضرت رسول اکرم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بے پناہ عشق کی موجیں لہریں مارتی نظر آتی ہیں ۔

ہماری کیا بساط ہے کہ اس قصیدہ کی تعریف کا حق ادا کر سکیں ۔ ہاں اتنا ضرور عرض ہے کہ مجلس انصار اللہ کراچی لائق صد تحسین و مبارکباد ہے اور ساری جماعت کی دعاؤں کی مستحق ہے کہ انہوں نے یہ قصیدہ بمعہ اردو ترجمہ اتنی اعلیٰ خوب صورتی کے ساتھ چھاپا ہے کہ گویا اس قصیدے کے مقام و مرتبہ کا حق ادا کر دیا ہے ۔ اللھم زد فزد

اسے نہایت ہی اعلیٰ معیار کی کتابت، بے داغ صاف ستھری طباعت کیا تھ قیمتی آرٹ پیپر دو رنگوں میں چھاپا گیا ہے ۔ صفحات پر بڑی خوبصورت سبز بیل کا حاشیہ لگایا گیا ہے ۔ ٹائیٹل چمکدار سنہری کارڈ کا ہے ۔ جس پر "القصیدہ" کا لفظ اور مصنف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام ستارۂ احمدیت کے اندر سبز رنگ میں درج کیا گیا ہے جو نظروں کو بہت بھلا معلوم دیتا ہے ۔ اس قصیدے کا ترجمہ مولانا عبدالمنان شاہد صاحب مربی سلسلہ کراچی نے کیا ہے ۔ اور لفظی اور بامحاورہ دونوں طرح کے تراجم دیئے گئے ہیں ۔

طباعت کا معیار اتنا اعلیٰ ہے کہ یہ ہر لحاظ سے اس قابل ہے کہ اسے طباعت کے عالمی معیار میں رکھا جا سکتا ہے ۔ جماعت احمدیہ کی خوب صورت ۔ دیدہ زیب اور اعلیٰ معیار کی کتب میں یہ ایک نہایت اعلیٰ اور نادر اضافہ ہے ۔ اللہ تعالیٰ اس کے مرتبین اور منتظمین کو اپنے فضل سے اجر جزیل عطا کرے اور اپنی بے پناہ رحمتوں سے نوازے ۔ اور آئندہ کے لئے بھی ان کو ایسے ہی معیار کی مطبوعات پیش کرنے کی توفیق دے ۔ آمین ۔

احباب کا فرض ہے کہ اس قصیدے کو زیادہ سے زیادہ خرید کر اپنے گھروں میں رکھیں اور غیر احمدی احباب کو بھی دیں تا اچھی کتابیں چھاپنے والوں کی حوصلہ افزائی ہو اور وہ آئندہ بھی اچھی کتب شائع کر سکیں ۔

(ی س ش)

ذیابیطس (شوگر) کورس Diabetes Course 80/-
موٹاپا کورس Obesity Course 60/-
باڈی بلڈنگ کورس Body Building Course 30/-
ہائی بلڈ پریشر کورس Hypertention Course 100/-
رجسٹرڈ فری ۔ ڈاک خرچ -/8 روپے زائد
کیور ٹیو سنٹرز
لاہور : کیور ٹیو سٹورز اینڈ ڈسپلے سنٹر اچھرہ ٹینک سنٹر
لاہور : مبشر میڈیکوز چوک موہنپال
لاہور : افضل میڈیکل سٹور چوک یتیم خانہ ملتان روڈ
لاہور : بزی بی کیمسٹ کمرشل بلڈنگ مال روڈ چوک انارکلی
لاہور : خان برادرز میڈیکل اینڈ جنرل سٹورز نزد چوک مغلپورہ
فیصل آباد : کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار
ملتان : الطاف میڈیکل ہال صدر بازار
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ فون 606-607

ضرورت ہے
ہمیں اپنی دکان کے لئے ایک سیلز مین کی ضرورت ہے ۔ تعلیمی قابلیت کم از کم مڈل خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مع تصدیق صدر محلہ یا امیر جماعت مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوائیں یا بالمشافہ ملیں
سید سنز گولبازار ربوہ

جانوروں کے ہر قسم کے علاج ۔ ٹیکہ جات و مشورہ کا واحد مرکز
الرحمٰن
شفاخانہ حیوانات
: زیر نگرانی :
ڈاکٹر محمد حبیب الرحمٰن راؤ (B.V. Sc (Pb
اقصیٰ چوک کالج روڈ ۔ ربوہ

انشاء اللہ العزیز
حضرت حکیم نظام جان کے فرزند و جانشین
حکیم عبدالحمید صاحب اعوان
مشہور دواخانہ چوک داتہ زید کا
جو مستقل طور پر کام کر رہا ہے
میں ۱۵-۱۶ نومبر کو حاضر ہوں گے
مینیجر :۔ مشہور دواخانہ چوک داتہ زید کا
نارووال مریدکے روڈ ضلع سیالکوٹ

- اللہ تبارک و تعالیٰ کے مقدس نام کی حمد کیساتھ
- اپنی عاجزی اور کم مائیگی کا اعتراف کرتے ہوئے
- رب کریم سے اس کی بے پایاں رحمتوں اور فضلوں کو طلب کرتے ہوئے
آج ہم مرکز سلسلہ احمدیہ ربوہ میں
شاہ جی ٹینٹ سروس
اقصیٰ چوک ربوہ
کا آغاز کرتے ہیں
اے ہمارے خدا! ہمیں مرکز سلسلہ میں بسنے والے احباب کی بھرپور اور بہترین خدمت کی توفیق دے ہمیں کاروبار کا اعلیٰ ترین معیار قائم کرنے کی ہمت دے
آپ کی پر خلوص دعاؤں کے محتاج
پروپرائٹرز
سید ظہور احمد شاہ ، سید امتیاز حسین شاہ (پسران) سید اقبال حسین شاہ ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر